سوال

(21) تشہد میں سلام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد میں جو" السلام علیک أیہا النب ي "کہا جاتا ہے۔ کیا اس میں ان لوگوں کے لیے دلیل ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کرنے کے دعویدار ہیں؟

(فتاویٰ المدینۃ: 76)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں مطلق طور پر ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں بالخصوص سلفیوں کے نزدیک کوئی حجت نہیں ہے۔ یہ ایک مثال ہے اور ہم اپنے آپ کو سلف کی طرف کیوں منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں؟ یہ اس لیے کہ وقت گزرنے کے ساتھ مسلمان بھی بہت سارے گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مصداق بنتے ہوئے کہا:

"...وَتَفتَرِقُ أُمَّتی عَلَی ثَلاثٍ وَسَبْعِینَ مِلَّۃً کُلُّھم فی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً، قَالُوا: وَمَن ہِیَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَیہِ وَأَصْحَابِي"

''عنقریب میری امت کے تہتر (73) فرقے بنیں گے 'ایک کے علاوہ سب جہنم میں جائیں گے 'لوگوں نے کہا وہ کون سا فرقہ ہے؟ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وہی ہے کہ جس طریق پر میں ہوں اور میرے ساتھی ہیں۔''

ایک اور صحیح روایت میں ہے "وَہِیَ الْجَمَاعَۃُ" وہ جماعت ہے۔ یہ تمام فرقے جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمی ہونے کا حکم لگایا ہے 'یہ کتاب وسنت کی روشنی میں اس آگ سے بچ نہیں سکتے، لیکن ان فرقوں کی مثال اس طرح ہے کہ جس طرح ایک عربی شاعر نے کہا ہے کہ:

"کُلٌّ یَدَّعی وَصلاً بِلَیلَی"

"لیلی لا تُقِرُّلَھم بِذاکا"

''ہر ایک لیلیٰ کے وصال کا دعویٰ کرتا ہے لیکن لیلیٰ ان کے لیے اس چیز کا اقرار بھی نہیں کرتی''

توان فرقوں میں راہ راست پر وہی فرقہ ہے کہ جو اپنی جماعت کے لیے منہج کے طور پر اس حدیث کا خیال کرتا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کی صفت بیان

کرتے ہوئے فرمایا:

"مَاأَنَاعَلَيهِ وَأَصحَابِي"

"یعنی وہ راستہ کہ جس پر میں اور میرے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ہیں۔

"ماأناعليه"

یہ الفاظ نہیں ہے۔یعنی جس پر صرف میں ہوں۔بلکہ اس کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی شامل کیا۔تو سوال یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو کیوں ملایا۔۔۔؟کیا یہ کافی نہیں تھا کہ وہ صرف سنت پر عمل کرنے کےلیے ابھارتے؟میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ اور خلفاء راشدین کا ذکر کرنا اگرچہ آپ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ضمن میں آجاتے ہیں:

وَمَن يُشاقِقِ الرَّسولَ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُ الهُدىٰ وَيَتَّبِع غَيرَ سَبيلِ المُؤمِنينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلّىٰ وَنُصلِهِ جَهَنَّمَ وَساءَت مَصيرًا ﴿١١٥﴾... سورة النساء

’’جس نے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی،اس کے بعد کہ اس کےلیے ہدایت واضح ہوچکی تھی اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستے کی وہ پیروی کرتا ہے۔ہم اسے پھیر دیتے ہیں کہ جس طرف بھی وہ پھرتا ہے اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔‘‘

ہر فرقہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے آپس میں شدید قسم کے اختلاف بھی ہوں لیکن اس کے باوجود وہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہوں؟تو ان گروہوں کا آپس میں جو اختلاف ہے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اس اختلاف کا سبب قرآن ہو۔تو ہر وہ جماعت کے جو دعویٰ کرتی ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کےلیے کوئی شاہد پیش کرے اور شاہد نیک مومنوں کا راستہ ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاۃ کا حکم صفحہ: 107

محدث فتویٰ